# سیاست حسینؑ کا ایک کامیاب نمونہ

## محمد حنفیہ کے مدینہ میں قیام کا راز...... بھائی کی بھائی سے آخری باتیں

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب

کربلا کا قیامت خیز حادثہ اور اولاً دین کی عظیم الشان قربانیاں دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ محمد بن حنفیہ شہادت سے کیوں محروم رہے؟ یزیدی چیرہ دستیوں کی روح فرسا خبریں سن کر امام حسینؑ کا عزم سفر بنی ہاشم میں بے چینی کی لہر دوڑا دیتا ہے اور اپنے پرائے بچے بوڑھے برابر سے ساتھ دینے پر تیار ہوجاتے ہیں اور کوئی رہ جاتا ہے تو برابر کا بھائی محمد حنفیہ۔

محمد حنفیہ اگر غیر معروف فرد ہوتے تو زمانہ ان کی بہادری کے خلاف آواز بلند کرتا اور مدینہ میں رُک جانے والا بھائی جامہ زیب ہوتا مگر محمد بن حنفیہ وہ نبرد آزما ہیں جن کی شمشیر زنی سے شامی لرزتے ہیں اور ان کی خون آشام تلوار کا لوہا مان چکے ہیں ان کے دست و بازو میں وہ طاقت آج بھی تھی جس کے صفین و جمل کے میدان گواہ ہیں یہ وہ مجاہد تھا جس کو شہسوار میدان ھَلْ اَتٰی علی مرتضیٰؑ نے صفین کے میدان میں بار بار صف دشمن کی طرف بھیجا اور جب کسی سادہ لوح نے کہا: اِنَّکَ تَعْرُضُ مُحَمَّدًا لِلْقَتْلِ وَتَقْذِفُ بِهٖ فِی نُحُوْرِ الْاَعْدَائِ دُوْنَ اَخَوَیْهِ۔ آپ محمد ہی کو جان دینے کے موقع پر بھیجتے ہیں اور انھیں کے ذریعہ سے دشمنوں کو قتل کرا رہے ہیں دوسرے بھائیوں کو نہیں بھیجتے یہ سن کر آپ نے محمد حنفیہ اور حسنینؑ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: هٰذَا یَدَیَّ وَهٰذَانِ عَیْنَایَ (محمد حنفیہ) میرا ہاتھ ہے اور وہ دونوں (حسنینؑ) آنکھیں ہیں۔ مَا زَالَ الْاِنْسَانَ یَذُبّ بِیَدِهٖ عَنْ عَیْنَیْهِ۔ مطلب یہ تھا کہ جب آنکھ پر کوئی گزند پہنچنے والا ہوتا ہے تو انسان ہاتھ ہی سے روکتا ہے صفین و جمل کے میدان جس کے خون کے چھینٹوں سے رنگین ہو چکے ہیں کیا وہ نصرت سے پیچھے ہٹ رہا ہے یا پہلے جیسا جوش باقی نہیں رہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ کے ضعف پیری سے جسم میں رعشہ تھا اور گھوڑے پر سنبھل نہ سکتے تھے۔ جہاں تک کتب تاریخ و سیر سے مدد ملتی ہے محمد حنفیہ پر آخر عمر تک بڑھاپے کا اثر نہ تھا جس وقت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کا قافلہ مدینہ سے روانہ ہوا محمد بن حنفیہ نے بار بار جذبہ محبت سے مجبور ہوکر سفر سے روکا لیکن شہادت کا شوق دل میں رکھنے والے مسافر وطن میں کب ٹھہر سکتے تھے روکنے والے روکتے رہے اور حسینی قافلہ روانہ ہوگیا۔

بھائی کو بھائی سے جو سچی محبت ہونی چاہئے اس کا تقاضا یہ تھا کہ محمد بن حنفیہ کی نگاہ میں مدینہ سنسان معلوم ہوا اور دور افتادہ عزیزوں کی آخری ملاقات کے لئے مسافرت پر کمر باندھی چنانچہ امام نے مکہ میں جو آخری خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثنا کے سلسلہ میں فرمایا کَاَنِّیْ بِاَعْضَائِیْ یَقْطَعُهَا عَسَالِقُ الْفَلَوَاتِ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے جسم کے اعضا جنگل کے

بھیڑیئے (گرگ) پارہ پارہ کئے ڈالتے ہیں۔ اس وقت محمد بن حنفیہ مکہ میں پہنچ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح آقائے کونین نینوا کا رخ نہ کریں آخر میں جب قافلہ یہاں سے بھی روانہ ہونے لگا تو لجام فرس پر ہاتھ رکھ دیا اور خدمت میں عرض کیا کہ آقا آپ نے تو غور کرنے کا وعدہ کیا تھا جواب ملا (بھائی مجبور ہوں) پیغمبرؐ خدا نے خواب میں حکم دیا ہے کہ مکہ چھوڑ دوں۔ (ناسخ التواریخ)

اس جواب پر محمد حنفیہ خاموش ہوجاتے ہیں اور امام کا ساتھ نہ دینے پر اس شبہ میں اور قوت آجاتی ہے درد فراق سے بے تاب دل جو امام حسینؑ کے مدینہ چھوڑنے کے بعد وطن میں تنہائی کی مصیبت سے گھبرا کر مکہ تک آیا کیوں کربلا نہ گیا؟

کربلا کا خونچکاں حادثہ اس گفتگو کے کم وبیش ایک مہینہ کے بعد ظہور میں آتا ہے جو مدینہ سے مکہ تک سفر کرسکا ہو وہ مکہ سے کربلا تک بھی پہنچ سکتا تھا۔

محمد بن حنفیہ کے مدینہ میں ٹھہر جانے کا راز یہ تھا کہ فرزند رسول الثقلین بھائی کے ذریعہ سے مدینہ اور اہل مدینہ کے حالات سے باخبر رہنا چاہتے تھے اور محمد حنفیہ کو اپنے جاسوس کی حیثیت سے مدینہ میں چھوڑا تھا سپہر کاشانی مشہور مورخ رقمطراز ہیں کہ جب محمد حنفیہ مکہ میں حاضر ہوئے اور آخری گفتگو شروع ہوئی جس کا خلاصہ (اورالفاظ کا ترجمہ) ملاحظہ ہو:

**محمد حنفیہ:** بھائی! آپ سب سے زیادہ مجھے عزیز ہیں اور میری جان وروح ہیں (خدانے) آپ کو سردار جوانان بہشت بنایا ہے۔

**امام:** بھائی میں کہاں جاؤں؟ (آپ کی رائے کیا ہے)

**محمد حنفیہ:** مکہ میں قیام کیجئے۔ اگر یہاں کا قیام سزاوار ہوتو بہتر ہے ورنہ ملک یمن کی طرف تشریف لے جایئے وہاں آپ کے پدر وجد کے ناصر موجود ہیں اور اگر وہاں بھی سہولتیں نظر نہ آئیں تو ریگستانوں اور پہاڑوں کے دامن میں زندگی بسر کیجئے۔ (مگر کربلا کا سفر نہ فرمائیں)

**امام:** بھائی اگر ساری دنیا میں پناہ نہ ملی جب بھی یزید کی بیعت نہ کروں گا۔

**محمد حنفیہ:** اشکبار ہوجاتے ہیں اور امام حسین کو بھی رقت طاری ہوئی۔ رونے کی صدائیں بلند ہوئیں جب آنسو بہا چکے تو محمد حنفیہ سے فرمایا بھائی خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ نے رائے تو ٹھیک دی لیکن میں مکہ سے نکلنے کا ارادہ کرچکا ہوں اور میں اور میرے بھائی بھتیجہ اور شیعہ سب سفر پر تیار ہیں ان کا ارادہ میرا ارادہ ان کی رائے میری رائے ہے۔ **وَاَمَّا اَنْتَ فَلاَ بَاسَ عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْمَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَکُوْنَ لِیْ عَیْنًا عَلَیْھِمْ وَلَا تُخْفِیْ عَنِّی شَیْئًا مِنْ اُمُوْرِھِمْ۔** اب رہے آپ تو آپ پر کوئی بار نہیں مدینہ میں قیام کرکے ان لوگوں پر بجائے میرے نگراں رہئے تا کہ ان کے حالات مجھ پر پوشیدہ نہ رہیں۔ (ناسخ التواریخ، جلد ششم، ص ۱۶۵)

یہ امام حسینؑ کی سیاست کا ایک نمونہ تھا کہ آپ مدینہ کے حالات سے خبر حاصل کرنے کے لئے محمد حنفیہ کو مدینہ میں چھوڑ گئے علاوہ اس کے آپ کے سفر غربت اختیار کرنے کے بعد مدینہ میں بنی ہاشم میں ایک مرد کا رہنا ضروری تھا ازواج نبی میں جناب ام سلمہ آپ کی پھوپھیاں، حضرت ام البنین اور بروایتے فاطمہ ایسی محترم عورتیں موجود تھیں یہ وہ وجود تھے جنھوں نے محمد حنفیہ کو مدینہ میں رہنے پر مجبور کردیا اور امام کی اطاعت کا قلادہ گردن سے اتار سکے۔

❀❀❀